ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں :

قاضی احمد میاں اختر مرحوم

بہت لوگوں کی طرح راقم الحروف نے بھی بہت کچھ کھو کر پاکستان کا رخ کیا ۔ جنوری ۱۹۴۸ء میں کراچی کے محلے چاکی واڑہ میں ایک چھوٹے سے مکان میں قیام کیا ۔ چند ماہ بعد اسلامیہ کالج قائم ہوا تو مجھے وہاں لے لیا گیا ۔ قاضی احمد میاں اختر مرحوم ۱۹۴۹ء میں کراچی تشریف لائے اور وہاں کھارادر کے ایک اچھے مکان میں قیام پذیر ہوئے ۔ مشہور مزاحیہ شاعر مجید لاہوری بھی وہیں تھوڑے فاصلے پر رہتے تھے ۔ مجھے یاد نہیں کہ ان دونوں حضرات سے میری ملاقات کب اور کس طرح ہوئی لیکن میں اکثر قاضی صاحب سے ملاقات کے لیے جانے لگا ۔ اُس وقت بھی ان کے پاس مختلف علوم و فنون سے متعلق سیکڑوں کتابیں تھیں ۔ حتیٰ کہ مغربی موسیقی پر بھی کتابیں تھیں ۔ قاضی صاحب سے کبھی کبھی علمی مشورے بھی لیتے رہتے اور ان کی بعض کتابوں سے بھی مستفیض ہوتا ۔ میں پھر پیر الہیٰ بخش کالونی کے ایک کوارٹر میں منتقل ہو گیا اور قاضی صاحب انجمن ترقیٔ اردو کے دفتر میں آ گئے ۔ اُس وقت ان کو صرف پانچ سو روپے ملتے تھے مجھ سے فرماتے تھے کہ "گھر میں پانچ افراد ہیں ۔ ہر فرد کا ایک ایک سو حصہ بن جاتا ہے ۔" ۱۹۵۰ء میں بابائے اُردو نے اُردو کالج قائم کیا تو راقم الحروف کو وہاں بلوا لیا ۔ قاضی صاحب پھر بندر روڈ پر ڈاؤ میڈیکل کالج کے قریب ایک فلیٹ میں منتقل ہو گئے ۔ میں وہاں بھی حاضر ہوتا تھا ۔ معلوم نہیں ، قاضی صاحب کو مجھ حقیر کے متعلق کیا مُغالطہ یا مُبالغہ تھا کہ بعض علمی باتوں میں مجھ سے مشورہ لیتے تھے ۔ کبھی کبھی رُباعی کے اوزان پر بھی گفتگو کرتے تھے ۔

قاضی صاحب سے مجھے غائبانہ تعارف اس وقت حاصل ہوا تھا جب کہ رسالۂ مصنف (علی گڑھ) میں ان کا عالمانہ مضمون ولیؔ سے متعلق شائع ہوا تھا ۔

۱۹۵۳ء میں غالباً محترم ڈاکٹر نبی بخش بلوچ صاحب کی کوشش سے سندھ یونی ورسٹی کے دین دار اور علم دوست وائس چانسلر علامہ آئی آئی قاضی مرحوم نے قاضی صاحب کو اپنی یونی ورسٹی میں لے لیا اور مکان نمبر ۹ اُن کو الاٹ کر دیا ۔ پاکستان میں غالباً حافظ محمود شیرانی مرحوم کے بعد یہ دوسری مثال ہے کہ ظاہری ڈگریوں کے بغیر ، محض علم و فضل کی بناء پر کسی کو یونی ورسٹی میں استاد مقرر کیا ہو ۔ قاضی صاحب یونی ورسٹی میں آئے تو ان کی قابلیت کی دھوم مچ گئی ۔ بعض اساتذہ مستقل طور پر اُن سے فیض یاب ہونے لگے اور وہ خود رات کو بڑی دیر تک مصروفِ مطالعہ رہتے تھے اور سخت محنت کے ساتھ اپنا لیکچر تیار کرتے تھے ۔ افسوس کہ وہ زیادہ عرصے تک

کام نہ کرسکے اور ۱۹۵۵ء میں اللہ کو پیارے ہوئے۔

میں نے ایک صاحب کے پاس مرحوم کی ایک بیاض دیکھی ہے جس میں بکثرت موضوعات اور اُن کے منابع درج تھے۔ خدا جانے وہ بیاض کیا ہوئی اور کہاں گئی۔

قاضی صاحب کے عالمانہ مضامین انجمن ترقیٔ اردو نے شائع کر دیے ہیں۔ راقم الحروف نے فی الحال ولّی سے متعلق ان کے مضامین دیکھے ہیں۔ بہت تلاش اور کاوش سے لکھے گئے ہیں۔ بعض صفحات میری دلچسپی کے ہیں۔ مثلاً :

ولّی پر قاضی صاحب کے کئی مضامین ہیں۔ انھیں گجراتی کہیے یا دکنی کہیے، ایک ہی بات ہے کیونکہ دکن کا اطلاق جنوبی ہند کے علاقے پر ہوتا تھا جو دریائے نربدا سے لے کر گجرات تک اور جنوب میں مدراس اور راس کماری تک تھا۔

صفحہ ۴۷۔ علی رضا، ولّی کے پیر تھے او وہ علّامہ فرّخ شاہ (ابن حضرت خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ ابن حضرتِ مجدّد الفِ ثانی قدس سرہ) کے صاحبزادے تھے۔ لیکن علوم سیمیا، کیمیا ریمیا اور نغمہ و سماع سے بھی تعلق رکھتے تھے۔ پھر توبہ کرکے اپنے والد صاحب سے رجوع ہو گئے تھے۔ گجرات چلے گئے تھے۔ وہیں اُن کے پانچ صاحبزادے تھے، (دیکھیں گلشنِ وحدت، کراچی ۱۹۶۶ء صفحہ ۱۷۴-۱۷۶)۔

قاضی صاحب نے ولّی پر بہت عمدہ تحقیق کی ہے، لیکن اس زمانے میں کئی ولّی تھے۔ ایک ولّی ویلوری تھے جنھوں نے روضۃ الشہداء، روضۃ العقبیٰ، روضۃ الانوار لکھی تھیں (دیکھیں معارف، جنوری ۱۹۴۰ء)۔ ایک اور ولّی اسی عصر کے تھے اور انھوں نے بھی روضۃ الشہداء لکھی تھی۔ اس کا نسخہ میرے ایک کرم فرما لطیف الرحمٰن صاحب نے مجھے عنایت کیا تھا اور وہ قاضی صاحب کے یہاں ان کی وفات کی وجہ سے رہ گیا۔

صفحہ ۷۸۔ جھرنا (برسنا) کو گجراتی میں کہا ہے۔ لیکن وہ اور بعض دوسرے الفاظ جو گجرات سے مخصوص کیے گئے ہیں وہ جبل پور (سی۔پی) تک میں بولے جاتے ہیں۔

صفحہ ۷۸۔ گجرات میں بنیوں کو بقّال کہتے ہیں۔ لیکن یہ گجرات تک مخصوص نہیں۔

صفحہ ۷۹۔ مناہی ممانعت کے معنی میں گجرات میں بولا جاتا ہے۔ بے شک لیکن وہیں کے لیے نہیں ہے۔ انیسؔ کا مصرع ہے۔

گھر میں سادات کے، پانی کی مناہی ہے آج

صفحہ ۹۵- ۹۷ میں دکنی کی بات ہے۔ ولّی ویلوری کے سلسلے میں عرض کیا گیا تھا کہ اشتیاقی نے ۱۰۰۴ھ میں مثنوی اساس المصلی کو دکنی کہا ہے (معارف جنوری ۱۹۴۰ء)

صفحہ ۱۵۱۔ پور سیلاب کے معنی ہیں جبل پور میں بھی بولا جاتا ہے۔ جھانجھ پھٹکار بھی وہاں

بولا جاتا ہے-

صفحہ ۱۵۲- سال دینا بھی وہاں بولتے ہیں-

صفحہ ۱۵۵- اُدھر (مُعلّق) اُڑ (ضد) بھی وہاں مستعمل ہیں- حال سے بے حال ہونا بھی وہاں بولتے ہیں-

صفحہ ۱۵۶- پٹکا - تان لینا (تاننا - کھینچنا) چونا (ٹپکنا) - دھاوا (حملہ) - گھانا - گھانی - لٹ (بالوں کی) بھی وہاں بولتے ہیں - اور دوسرے مقامات میں بھی ان کا استعمال سنا ہے-

صفحہ ۱۵۷- ہنسلی بھی وہاں بولتے ہیں - لڑکیوں اور عورتوں میں اس کا بہت رواج ہے-

صفحہ ۱۵۸- زرد رو گجرات ہی میں نہیں - وہ تو فارسی میں بھی ہے-

راقم الحروف نے قاضی صاحب کے ولی سے متعلق مضامین دیکھے - مجموعے میں چند مضامین اور ہیں لیکن افسوس کہ کمزوری کی وجہ سے فی الحال اُن کو دیکھنے کی طاقت نہیں - وما توفیقی الا باللہ -